اندلس میں علم حدیث اور محدثین کرام

سہیل حسن

سرزمین اندلس میں جہاں دیگر علوم پروان چڑھے وہاں علم حدیث بھی اہل علم و تحقیق کی توجہ کا مرکز رہا ۔ اس خطہ میں ایسے ماہرین فن اور محدثین پیدا ہوئے جن کی تصنیفات آج تک دنیا میں پڑھی اور پڑھائی جا رہی ہیں ۔ انہی حضرات میں بقی بن مخلد، حافظ ابن عبدالبر اور قاضی عیاض جیسی شخصیات کے اسمائے گرامی شامل ہیں ۔

اندلس میں حدیث نبوی کا ورود مسعود تدوین حدیث کے زمانہ میں ہو گیا تھا اور اکثر کتابیں ان کے مؤلفین کی زندگیوں ہی میں یہاں پہنچ گئی تھیں اور سب سے پہلے جس شخصیت کو حدیث عمومی طور پر متعارف کرانے کا شرف حاصل ہوا وہ ہیں صعصعہ بن سلام الشامی (المتوفی ۱۹۲ھ)(۱) اور اس سلسلے میں اندلسی عالم ابن القوطیة کا کہنا ہے کہ عبدالرحمن بن معاویہ (۱۳۸ ھ/ ۱۷۲ھ) کے عہد حکومت میں غازی بن قیس قرطبی المتوفی (۱۹۹ھ) موطا امام مالک لے کر آئے (۲) اور انہوں نے یہ کتاب براہ راست امام مالک بن انس سے مدینہ جاکر حاصل کی تھی (۳) ۔ دوسری کتاب جو کہ اندلس پہنچی وہ صحیح بخاری جیسی اہم کتاب تھی اور اس کو یہاں لانے کا شرف اندلسی محدث ابو محمد عبداللہ بن ابراھیم الاصیلی (المتوفی ۳۹۲ھ) کو حاصل ہوا (۴) ۔

اندلسی مورخ ابن الفرضی کے مطابق حباشه بن حسن الیحصبی القیروانی (المتوفی ۳۷۴ھ) نے صحیح البخاری اس کے راوی ابو زید المروزی سے سنی اور اندلس میں آ کر یہ کتاب پڑھائی (۵) ۔ اور اس طرح یہ ثابت ہوا کہ صحیح بخاری ان دونوں محدثین کرام کے واسطے سے اندلس میں پھیلی اور اسی طرح دوسری کتابیں بھی مختلف محدثین کے واسطے سے یہاں پہنچیں اور یہاں کے علماء نے ان کتابوں کو حاصل کرکے مزید پھیلایا اور ان کی تحقیق، تخریج، تشریح، اسماء رجال اور علل کی تفسیر وتعلیل میں مصروف ہو گئے ۔ اور حدیث کے ذخیرہ کتب میں ایک معتد بہ اضافہ کر گئے ۔

یہاں پر ان تابعین کا ذکر کرنا بھی مفید ہوگا جو اندلس آئے اور علم حدیث کے پھیلانے میں معاون ثابت ہوئے ۔ ان میں سے جن حضرات کے نام تاریخ میں ملتے ہیں وہ کم و بیش یہ ہیں ۔ حنش بن عبداللہ الصنعانی (المتوفی ۱۰۰ھ) علی بن رباح اللخمی (المتوفی ۱۱۴ھ) ابو عبید الرحمن عبداللہ بن یزید الحبلی (المتوفی ۱۰۰ھ) موسیٰ بن نصیر (٦) (المتوفی ۹۷ھ) اور خصوصاً اول الذکر تابعی سے کئی تلامذہ نے حدیث کا علم حاصل کیا (۷) ۔

طریقه حصول علم : اندلسی علماء نے مختلف ممالک میں جا کر وهاں کے علماء سے اکتساب فیض کیا اور واپس آ کر اپنے ملک میں اسے عام کیا ۔ حج کے موقع پر وہ مکی علماء سے شرف تلمذّ حاصل کرتے اور واپس آتے ہوئے مدینہ منورہ، دمشق، بغداد اور مصر کے علماء سے استفادہ کرتے تھے ۔ علماء اندلس میں سے بہت کم حضرات ہوں گے جنھوں نے بیرون ملک سفر کرکے دیگر ممالک کے علماء سے اکتساب علم نہ کیا ہو ۔

حصول علم کا دوسرا ذریعہ وہ علماء تھے جو مشرق سے آکر اندلس میں مقیم ہو گئے تھے اور یہاں انھوں نے مختلف شہروں میں عموماً اور قرطبہ میں خصوصاً مجالس علم قائم کیں ۔ اندلس کے ان محدثین کا تعلق صرف چند شہروں ھی تک محدود نہیں تھا بلکہ اندلس کے اکثر چھوٹے اور بڑے شہروں میں یہ علماء درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے تھے اور قدیم طریقے کے مطابق مساجد میں ھی یہ درس کا سلسلہ جاری رہتا تھا (۸) ۔

ان علماء کی یہ بھی خصوصیت ہے کہ ان میں سے اکثر محدث ہونے کے ساتھ ساتھ فقہ کے ماہر بھی ہوتے تھے ، اس لئے ان میں سے بعض قضاء کے منصب پر بھی فائز نظر آتے ھیں ۔

اھم علمی مراکز :

۱ ۔ قرطبہ (Cordaba) مسلمانوں نے اس کو اپنا دار الحکومت بنایا، شہر کو بہت وسعت دی ، تعمیرات کا زبردست جال بچھایا ، ساٹھ ہزار کے قریب صرف محلات تھے ۔ آج کل یہ جنوبی اسپین کا ایک صوبہ اور اس کا صدر مقام ہے (۹) ۔ اکثر علمائے حدیث نے قرطبہ سے بھی اکتساب علم کیا اور یہیں پر اپنی مجالس علم منعقد کیں ۔ ان میں قاسم بن اصبغ، بقی بن مخلد، محمد بن وضاح اور بے شمار محدثین کرام کے نام ملتے ھیں جو کہ قرطبہ کی مساجد سے وابستہ تھے ۔

۲ ۔ اشبیلیہ (Sevilla) مسلمانوں کا اور اس سے قبل بھی اسپین کا پایہ تخت رہ چکا تھا ۔ یہ بحری اھمیت کا حامل شہر تھا ۔ اسے اسلامی دور میں مرکزی حیثیت حاصل تھی ۔ بنو عباد کا مرکز سلطنت تھا ۔ مسلمانوں کی عظیم الشان تہذیب کی تعمیر میں اس کا بڑا حصہ تھا ۔ یہ شہر قرطبہ کے مغرب میں واقع ہے ۔ اور آج کل جنوب مغربی اسپین کا ایک صوبہ اور اس کے صدر مقام کا نام ہے (۱۰) ۔

اشبیلیه کے اہم محدثین کے اسمائے گرامی یہ ہیں :
ابو عمر احمد بن محمد بن احمد الاشبیلی المتوفی ۳۷۳ھ (۱۱) ۔
الحسن بن عبداللہ بن مذجح الزبیدی الاشبیلی المتوفی ۳۱۸ھ (۱۲) ۔
سعید بن جابر بن موسی الکلاعی المتوفی ۳۲۵ھ (۱۳) ۔
سید ابیه الزاهد المتوفی ۳۲۵ھ (۱۴) ۔
ابن الباجی احمد بن عبداللہ اللخمی المتوفی ٣٩٦ ھ (۱۵) ۔
محمد بن جناده بن عبداللہ الالہانی المتوفی ٢٩٦ ھ (۱٦) ۔

۳ ۔ طلیطلة (Toledo) یہ شہر سنگ خارا پہاڑی پر آباد ہے۔ یہاں عیسائیوں کا مذہبی مرکز تھا اور اسقف اعظم یہیں رہتا تھا ۔ مسلم دور کے آثار میں بعض محلات، مساجد، پن گھڑیوں کی شکستہ عمارات اور علم ہیئت سے متعلق بعض رصد گاہوں کے کھنڈر موجود ہیں ۔ بنی ذوالنون کے زمانے میں عیسائیوں کے پاس چلا گیا تھا پھر کبھی مسلمانوں کے پاس نہ آیا ۔ آج کل موجوده وسطی اسپین کا صوبہ ہے اس کے صدر مقام کا بھی یہی نام ہے۔ دریائے تاجہ کے کنارے آباد ہے (۱۷) ۔

محدثین کی ایک بڑی تعداد کا تعلق طلیطلہ سے ہے۔ ان میں سے بعض اہم نام درج ذیل ہیں :

۱ ۔ وهب بن عیسی الانصاری ۔ المتوفی ۳۴۲ ھ (۱۸) ۔
۲ ۔ وسیم بن سعدون ۔ (۱۹) ۔
۳ ۔ محمد بن عمرو بن سعید بن عیشون الازدی المتوفی ۳۷۰ھ (۲۰) ۔
۴ ۔ عبدالرحمن بن عیسی بن محمد بن مدراج المتوفی ۳٦۳ھ (۲۱) ۔
۵ ۔ عبداللہ بن محمد بن امیة الانصاری المتوفی ۳۷۲ ھ (۲۲) ۔

۶ ـ عبداللہ بن فتح بن فرج بن معروف التجیبی المتوفی ۳۷۶ ھـ (۲۳) ـ

۷ ـ احمد بن سہل بن محسن الانصاری المتوفی ۳۸۹ ھـ (۲۴) ـ

۸ ـ احمد بن محمد بن محمد بن عبیدہ الاموی المتوفی ۴۰۰ھـ (۲۵) ـ

۹ ـ احمد بن محمد مغیث الصدفی المتوفی ۴۵۹ ھـ (۲۶) ـ

۱۰ ـ سعید بن یحیی بن سعید الحدیدی التجیبی المتوفی ۴۷۲ ھـ (۲۷) ـ

۴ ـ البیرۃ (Elvira) قرطبه سے ۹۰ میل کے فاصلے پر واقع تها ـ سن ۴۰۰ هجری میں زوال بنی امیه کے بعد اس کی آبادی غرناطه منتقل هو گئی ـ اس کے کهنڈرات غرناطه سے ڈیڑھ میل شمال مغرب میں دریائے شنیل کے کنارے پائے جاتے هیں (۲۸) ـ البیرہ سے تعلق رکهنے والے محدثین میں بعض کے اسماء گرامی درج ذیل هیں :

۱ ـ محمد بن فطیس بن واصل الغافضی المتوفی ۳۱۹ھـ (۲۹) ـ

۲ ـ احمد بن عمرو بن منصور البیری المتوفی ۳۱۲ھـ (۳۰) ـ

۳ ـ ابراهیم بن خالد البیری المتوفی ۲۶۸ ھـ (۳۱) ـ

۴ ـ ابراهیم بن خلاد اللخمی المتوفی ۲۷۰ھـ (۳۲) ـ

۵ ـ حامد بن اخطل بن ابی العریضی التغلبی المتوفی ۲۸۰ھـ (۳۳).

۶ ـ سعید بن النمر بن سلیمان الغافقی المتوفی ۲۷۳ھـ (۳۴).

۷ ـ عثمان بن جریر بن حمید الکلابی المتوفی ۳۱۹ھـ (۳۵).

۸ ـ عمر بن موسی الکنانی المتوفی ۲۵۷ ھـ (۳۶).

۹ ـ سلیمان بن نصر بن منصور المری المتوفی ۲۶۰ ھـ (۳۷).

ان کے علاوہ اندلس کے دوسرے شهروں میں بهی محدثین درس و تدریس میں مشغول تهے مثلاً : بطلیوس (Badatoz) میں منذر بن حزم بن

سلیمان المتوفی ۳۰٦ ھ (۳۸) جیان (Jen) میں محبوب بن قطن بن عبداللہ بن النضر البکری (۳۹) طرطوشه (Tortosha) میں احمد بن سعید بن میسرۃ الغفاری المتوفی ۳۲۲ھ (۴۰) وشقة (Hvesca) میں عبداللہ ابن الحسن (ابن السندی) المتوفی ۳۳۵ھ (۴۱) بجانة (Pechwa) میں سعید بن مخلون ابن سعید الیمانی المتوفی ۳۳٦ ھ (۴۲) وادی الحجارۃ (Gvadalajaro) میں وھب بن میسرۃ ابن مفرج بن حکم التمیمی المتوفی ۳۳٦ ھ (۴۳) سرقسطة (Zaraqoza) میں ثابت بن حزم ابن عبدالرحمن بن مطرف العوفی المتوفی ۳۱۳ ھ (۴۴) استجة (Ecita) میں منذر بن عطاف بن منذر المتوفی ۳٦٦ ھ (۴۵) اور تطیلة (Tudela) میں سعید بن مروان بن مالک بن عبداللہ الحضرمی المتوفی ۳۳۵ ھ (۴٦) ۔

اس تمام تفصیل سے یہ واضح ہوتا ہے کہ اندلس کے ہر شہر اور قریہ میں محدثین کرام موجود تھے ۔ اور وہ علم جو انھوں نے مشرق یا افریقہ سے حاصل کیا تھا پھیلانے میں مصروف تھے ۔

اندلس کے قابل ذکر محدثین کرام :

۱ ۔ دوسری صدی ھجری :

۱ ۔ صعصعة بن سلام الشامی : کنیت ابو عبداللہ ، یہی وہ شخصیت ھیں جو کہ حدیث نبوی کو اندلس لے کر آئے (۴۷) امام اوزاعی اور سعید بن عبدالعزیز سے روایت کرتے ھیں ۔ خلیفہ عبدالرحمن بن معاویہ اور ھشام بن عبدالرحمن کے زمانے میں اندلس کے مفتی رھے اور قرطبہ کے امام بھی تھے (۴۸) ۔

اندلس میں ان سے روایت کرنے والے یہ حضرات ھیں : عبدالملک بن حبیب المتوفی ۲۳۸ھ (۴۹) اور عثمان ابن ایوب المتوفی ۲٦۷ھ (۵۰) صعصعہ سن ۱۹۲ ھ میں حکم بن ھشام کے زمانے میں انتقال کر گئے ۔

۲ ـ الغازی بن قیس القرطبی : کنیت ابو محمد ـ امیر عبدالرحمن بن معاویه کے زمانے میں اندلس سے مشرق کا سفر کیا اور وهاں امام مالک بن انس سے موطا پڑھی ان کے علاوہ محمد بن عبدالرحمن بن ابی ذئب ، عبدالملک بن جریج اور امام اوزاعی سے حدیث حاصل کی ، قرآن کریم کی تعلیم اهل مدینه کے قاری نافع بن نعیم سے حاصل کی اور پھر اندلس آ کر قرآن و حدیث کی تعلیم عام کی ـ

اندلس میں آپ کے تلامذه میں سے عبدالملک بن حبیب ، أصبغ بن خلیل المتوفی ۲۷۲ هـ (۵۱) اور عثمان بن ایوب ، الغازی بن قیس کا انتقال حکم بن هشام کے عهد میں سن۱۹۹ هـ میں هوا (۵۲)ـ

۳ ـ زیاد بن عبدالرحمن بن زیاد اللخمی ـ کنیت : ابو عبدالله ـ لقب : شبطون ـ

اندلس کے مشهور فقیه اور مفتی امام مالک سے موطا کی تعلیم حاصل کی ـ امیر هشام بن حکم نے قاضی مقرر کرنا چاها لیکن زیاد بن عبدالرحمن نے انکار کر دیا ـ امام مالک کی فقهی آراء کو اندلس میں رائج کرنے میں ان کا کافی حصه ہے (۵۳) ـ سن ۱۹۹ هـ میں ان کا انتقال هوا (۵۴) ـ

۲ ـ تیسری صدی هجری :

۱ ـ یحیی بن یحیی بن کثیر اللیثی ـ

امام مالک بن انس سے موطا حاصل کی ـ اندلس آ کر درس وتدریس شروع کی اور پھر عیسی بن دینار کے بعد اندلس کے مفتی مشهور هوئے ـ

محمد بن عمر بن لبابه کهتے هیں : اندلس کے فقیه عیسی بن دینار ، عالم عبدالملک بن حبیب اور عاقل یحیی بن یحیی هیں ـ یحیی بن یحیی نے سن ۲۳۴ هـ میں وفات پائی (۵۵) ـ

۲ ـ بقـی بن مخلد القرطبی ـ

اندلس کے مشہور محدث اور مفسر ، انهی کی علمی خدمات کی وجه سے اندلس میں حدیث کا دور دوره هوا ـ اور ابن الفرضی کے مطابق بقی بن مخلد نے دو سو چوراسی شیوخ سے ملاقات کی اور حدیث سنی ، اور ان کی کثرت روایت حدیث کی وجـه سے کئـی اندلسی علماء ان کے مخالف هو گئے جن میں عبدالله بن خالد ، محمد بن الحارث اور ابو زید شامل هیں اور انهوں نے حاکم وقت کے کان بهی بهرے لیکن الله تعالی نے بقی کی مدد کی اور مخالفین اپنـی سازشوں میں ناکام هوئے ـ مصنف ابن ابی شیبة پهلی مرتبه انهی کی کوشش سے اندلس میں متعارف هوئی ـ

بقی بن مخلد کی تصنیفات میں پهلی کتاب قرآن کریم کی تفسیر ہے ـ جس کے بارے میں الحمیدی کا کهنا ہے که میں یقین سے یه کهه سکتا هوں که اسلام میں اس جیسی تفسیر نهیں لکهی گئی حتی که محمد بن جریر الطبری کی تفسیر بهی اس کے برابر نهیں پهنـچ سکتی (۵٦) ـ

ان کی دوسری اهم تصنیف حدیث میں مسند بقی بن مخلد ہے ـ جسے انهوں نے صحابه کرام کے اسمائے گرامی پر مرتب کیا ہے اور اس میں تقریباً ۱۳۰۰ صحابه کرام کی أسانید جمع کی هیں اور مزید کام یه انجام دیا که هر صحابی کی احادیث کو فقهی ابواب اور احکام کے مطابق تقسیم کیا ہے ـ اس طرح یه کتاب ایک هی وقت میں مسند بهی ہے اور مصنف بهی ـ اور بقول الحمیدی : یه رتبه میرے علم میں ان سے پهلے کسی عالم کو نصیب نهیں هوا اور اس کی وجه ان کی علم حدیث میں مهارت ، ثقاهت، ضبط اور اتقان کے ساتهـ ساتهـ بهترین شیوخ سے علم حاصل کرنا ہے (۵۷) ـ

ان کی تیسری تصنیف وہ ہے جس میں صحابہ اور تابعین کے فتاویٰ جمع کئے ھین اور اس میں وہ مصنف ابوبکر بن ابی شیبہ مصنف عبدالرزاق اور مصنف سعید بن منصور سے بھی بڑھ گئے ھیں ۔ بقی بن مخلد کا انتقال ٢٧٦ ھ میں ھوا (٥٨) ۔

٣ ۔ قاسم بن محمد قاسم القرطبی ۔ کنیت : ابو محمد البیانی

اندلس کے شیخ الفقہاء والمحدثین ، محمد بن وضاح اور بقی بن مخلد کا زمانہ پایا ۔ محمد بن عبداللہ اور عبدالحکم کے شاگرد رھے اور ان کی فقہی مہارت سے اکتساب کرتے ہوئے خود اجتہاد کا درجہ پایا ۔ اس سے پہلے شافعی مسلک کی طرف رجحان رکھتے تھے ۔ اکثر علماء اندلس ان کی تعریف کرتے ھیں ۔ امام ابن عبدالبر کہتے ھیں : ھمارے شہر میں قاسم بن محمد اور احمد بن الحباب سے بڑھ کر کوئی فقہ کا عالم نہیں ہے (٥٩) ۔

ان کی تصنیفات میں کتاب الایضاح فی الرد علی المقلدین ایک اور کتاب خبر واحد کے بارے میں لکھی ۔ قاسم بن محمد نے سن ٢٧٦ھ میں وفات پائی (٦٠)۔

٤ ۔ محمد بن عبدالسلام بن ثعلبة القرطبی : کنیت : ابوالحسن الخشنی ۔

اندلس میں حدیث کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا اور اس کے علاوہ ادب اور جاھلی شعر سے بھی شغف تھا ۔ علم فقہ میں کوئی خاص درک نہیں رکھتے تھے ۔ مشرق کا سفر کیا امام احمد بن حنبل اور اس وقت کے دوسرے محدثین سے علم حاصل کیا ۔ پچیس سال تک طلب حدیث میں گھومتے رھے ۔ اور اندلس واپس آ کر حدیث کا درس دیا ۔ سن ٢٧٦ ھ میں انتقال ھوا (٦١) ۔

٥ ۔ محمد بن وضاح بن بزیع القرطبی ۔ کنیت ابو عبداللہ ۔

حدیث کے حافظ ، عالم اور طرق حدیث پر مہارت رکھتے تھے ۔

علل حدیث پر بھی نظر تھی ۔ انتہائی زاھد و عابد اور پورے صبر و استقامت کے ساتھ علم کی نشر واشاعت میں مصروف رھے ۔ بقی بن مخلد اور محمد بن وضاح کی وجه سے اندلس حدیث کا اھم مرکز بن گیا ۔ دو مرتبه مشرق کا سفر کیا ۔ پہلی مرتبه سن ۲۱۸ ھ میں اور اس عہد کے مشہور محدثین سے ملاقات کی لیکن اس وقت روایت کی نیت سے نہیں گئے تھے ۔ دوسری مرتبه پھر سفر کیا اور مشرق کے مختلف مراکز حدیث میں تقریباً ۱۷۵ شیوخ سے روایت کی ان کے شیوخ میں بغداد ، مکه مکرمه ، شام ، مصر، اور قرویین کے علماء شامل ھیں ۔ سن ۲۸۷ ھ میں انتقال ھوا (۶۲) ۔

۳ ۔ چوتھی صدی ھجری :

۱ ۔ محمد بن فطیس بن واصل المغافقی الالبیری ۔ کنیت ابو عبداللہ ۔

اندلس کے شہر البیرة (Elvira) کے مشہور محدث ، تمام اندلس سے طلبه ان کی خدمت میں علم حدیث حاصل کرتے تھے ۔ انھوں نے اندلس کے مشہور علماء بقی بن مخلد ، محمد بن وضاح اور یوسف بن یحیی سے علم حاصل کیا اور ۲۵۷ ھ میں مشرق کا سفر کیا وھاں پر مصر، مکه اور طرابلس کے علماء سے علم حدیث حاصل کیا اور خود فرماتے ھیں که میں نے اپنے سفر میں تقریباً ۲۰۰ شیوخ سے علم حاصل کیا ۔

ان کی تصانیف میں سے کتاب الروع والاھوال اور کتاب الدعاء مشہور ھیں ۔ سن ۳۱۹ھ میں انتقال ھوا (۶۳) ۔

۲ ۔ احمد بن خالد بن یزید القرطبی ، کنیت ابو عمر ، لقب الحباب ۔

اندلس میں بقی بن مخلد ، محمد بن وضاح ، قاسم بن محمد اور محمد بن عبدالسلام الخشنی سے علم حاصل کیا ۔ مشرق کا سفر کیا

مختلف علمی مراکز سے حدیث حاصل کی اور پھر اندلس واپس آئے اور اپنے وقت میں فقہ اور حدیث کے امام مشہور ہوئے ۔

تصنیفات : مسند مالک ، کتاب الصلاۃ، کتاب الایمان اور کتاب قصص الانبیاء ۔ ۳۲۲ھ میں وفات پائی (٦٤) ۔

۳ ۔ محمد بن عبدالملک بن أیمن بن فرج القرطبی ۔ کنیت : ابو عبداللہ ۔

فقیہ، عالم، مسائل اور قضایا کے حافظ ، فقہی مسائل کے مفتی اور مشیر، احمد بن بقی کے بعد جامع قرطبہ میں امامت کے فرائض سونپے گئے ، سن ۳۳۰ میں وفات پائی ۔

تصنیفات : سنن ابی داؤد پر تخریج کرتے ہوئے ایک کتاب تصنیف کی (٦٥) ۔

۴ ۔ قاسم بن أصبغ بن محمد یوسف القرطبی ۔ کنیت : ابو محمد ۔

اندلس کے مشہور محدث، عالم، ادیب،نحوی اور شاعر ، فقہی احکام کے مشیر، حدیث اور رجال کے ماہر فن اپنی آخری عمر میں بڑھاپے کی وجہ سے نسیان کے شکار ہو گئے اور جب ان کو اس کا احساس ہوا روایت کا سلسلہ ختم کر دیا تاکہ اختلاط کی وجہ سے غلط روایت نہ نقل کر دیں ۔

تصنیفات : سنن ابی داؤد کے طریقے پر ایک سنن لکھی ، مسند مالک ، کتاب بر الوالدین ، صحیح مسلم کے نہج پر کتاب الصحیح ، کتاب فی الانساب ، کتاب المجتبی علی ابواب،کتاب ابن الجارود والمنتقی ، کتاب فی فضائل قریش ، کتاب فی الناسخ والمنسوخ ، کتاب فی غرائب حدیث مالک بن انس ممالیس فی المؤطا ، سن ۳۴۰ھ میں وفات پائی (٦٦)۔

۵ ـ خالد بن سعد القرطبی ـ کنیت ابوالقاسم ـ

حدیث کے امام وقت اور حافظ ، علل و طرق کے ماہر ، ان کے بارے میں مستنصر باللہ کا قول تھا کہ اگر اھل مشرق یحیی بن معین پر فخر کرتے ھیں تو ھم خالد بن سعد کو فخر کے ساتھ پیش کرتے ھیں ـ

امام ذھبی کہتے ھیں کہ خالد بن سعد امام ، حجت اور قرطبہ میں اپنے زمانے کے تمام حفاظ حدیث پر مقدم تھے ـ ذھانت میں اپنی مثال آپ تھے اور کہا جاتا ہے کہ انھوں نے ایک ھی مرتبہ میں بیس احادیث زبانی یاد کر لی تھیں ـ ۳۵۲ ھ میں وفات پائی ـ ان کی ایک تصنیف رجال الاندلس کا ذکر ملتا ہے جو کہ انھوں نے مستنصر باللہ کے لئے لکھی تھی (٦٧) ـ

٦ ـ ابن القوطیة : محمد بن عمر بن عبدالعزیز بن ابراھیم الاشبیلی ـ کنیت ابوبکر ـ

اصل میں ابن القوطیہ کی وجہ شہرت نحو اور لغت میں ان کی مہارت ہے ـ اور ان فنون میں وہ اپنے وقت کے امام تھے اور ان کی تصنیفات میں مشہور تصانیف : الافعال ، کتاب المقصور و المحدود ھیں، اور اس کے ساتھ اندلس کی تاریخ کے بھی حافظ تھے ، امام ذھبی کے بقول حدیث کے حافظ بھی تھے ـ اھل اندلس کی تاریخ میں ایک کتاب لکھی ـ سن ۳٦۷ھ میں انتقال ھوا (٦٨)

۷ ـ محمد بن احمد بن محمد بن یحیی بن مفرج القرطبی ـ کنیت ، ابو عبداللہ ـ

ابن مفرج اندلس کے مشہور محدث، حافظ ، رجال اور طرق کے ماہر، سن ۳۳۷ھ میں مشرق کا سفر کیا ـ مکہ ، مدینہ ، جدہ ، یمن میں صنعاء ، زبید، عدن، مصر ، شام اور عراق کے علماء سے اکتساب علم کیا ـ آپ کے اساتذہ کی تعداد تقریباً دو سو تیس شیخ تک پہنچتی ہے ـ

اندلس واپس آ کر مستنصر باللہ کے حکم سے استجہ اور ریہ کے قاضی رهے ۔ اور خلیفہ کے هاں خصوصی مقام حاصل کیا ۔ اور اس کے لئے کئی کتابیں تصنیف کیں ۔ آپ کی کتابوں میں زیادہ رجحان فقہ کی طرف تھا ۔ فقہ الحسن سات مجلدات میں لکھی ۔ فقہ الزهری کئی جلدوں پر مشتمل تھی ، مسند قاسم بن اصبغ بھی کئی جلدوں میں تحریر کی ۔ سن ۳۸۰ ھ میں انتقال هوا (۶۹) ۔

۸ ۔ عبداللہ بن ابراهیم بن محمد الأصیلی ، کنیت ابو محمد ۔

حدیث کے مشہور عالم ، قرطبہ کے محدثین سے علم حاصل کیا ، مشرق کا سفر کیا اور بغداد کے علماء حدیث سے حدیث کا درس لیا اور اس کے ساتھ ساتھ فقہ مالکی پر بھی عبور حاصل هوا ۔ اندلس آ کر حدیث اور فقہ مالکی کا درس دیا ۔ امام دارقطنی کہتے هیں کہ میں نے ابومحمد الأصیلی سے حدیث سنی اور ان جیسا کسی کو نہ پایا ۔ قاضی عیاض کہتے هیں : کہ ابو محمد مذهب مالک کے حافظ تھے ۔ حدیث کے علل و رجال کے ماهر فن ، ان کی تصنیفات میں ایک کتاب کا ذکر ملتا ہے جس میں انهوں نے امام مالک ، امام الشافعی اور امام ابوحنیفہ کے اختلافات کو جمع کیا ہے ۔ کتاب الدلائل علی امہات المسائل ۔ سن ۳۹۲ ھ میں ٦٨ سال کی عمر میں وفات پائی (۷۰) ۔

۹ ۔ ابن الدباغ ۔ خلف بن القاسم بن سهل القرطبی ۔ کنیت ابوالقاسم ۔

اپنے عہد میں حدیث کے امام ، رجال حدیث کے ماهر ، مشرق کے تقریباً تین سو علماء سے علم حاصل کیا ، اندلس کے کئی مشہور علماء نے حدیث ان سے پڑھی جن میں حافظ ابن عبدالبر قابل ذکر هیں اور وہ ابن الدباغ پر کسی کو ترجیح نہیں دیتے تھے ۔ حدیث کے ساتھ ساتھ قرآنی علوم سے بھی شغف تھا ۔ قرأت کا علم حاصل کیا

تصنـیفـات : مسند حدیث مالک ، مسند احادیث شعبة، الکنـی التی للصحابة والتابعین وسائر المحدثین ، أقضیة شریح ، کتاب الخائفین ، زهد بشر الحافی ، ـ سن ۳۹۳ هـ میں وفات پائی (۸۱)۔

۱۰ ـ ابن الحجام ـ یعیش بن سعد بن محمد بن عبدالله الوراق ـ

قرطبه کے مشہور علماء ابوبکر محمد بن معاویه القرش المعروف بابن الأحمر اور قاسم بن اصبغ سے حدیث کا علم حاصل کیا اور ان دونوں سے کثرت سے روایت کرتے تھے ـ اور اسی سماعت سے مسند حدیث ابن الأحمر اور مسند حدیث ابی بکر محمد بن معاویة القرشی تحریر کی ـ سن ۳۹۴ هـ میں انتقال هوا (۸۲)

۴ ـ پانچویں صدی هجری :

۱ ـ ابن المکوی ـ أحمد بن عبدالملک بن هاشم الاشبیلی القرشی ـ کنیت : ابو عمر ـ

قرطبه کے مفتی اور فقیه ، قضاء کا منصب کئی مرتبه پیش کیا گیا لیکن قبول نهیں کیا ـ فقهی طور پر مسلمه حیثیت کے مالک تھے خصـوصاً فقـه مالکی کے تمام اقوال اور اس میں فتوی دینے کے ماهر سمجھے جاتے تھے ـ اپنی رائے میں بهت پخته ، اس میں کسی قسم کی تبدیلی یا مداهنت کے قائل نهیں تھے ـ اور نه هی کبھی حاکم وقت کا اثر قبول کیا ـ امام مالک کی آراء کا مجموعه ,,الاستیعاب،، تحریر کیا ـ وفات کے وقت ان کے ایک شاگرد نے کها : میں گواهی دیتا هوں که میں نے آج تک کوئی شخص ایسا نهیں دیکھا جس نے آپ کی طرح حدیث کو یاد رکھا هو اور اس کے علم میں مهارت حاصل کی هو ـ سن ۴۰۱ هـ میں وفات پائی (۸۳) ـ

۲ ـ ابن فطیس (ابو المطرف عبدالرحمن بن محمد بن عیسی بن فطیس القرطبی) ـ

اندلس کے محدث ، عالم، مسند ، حدیث کی روایات اور علل کے ماہر، اسماء رجال کے فن میں ، جرح وتعدیل میں یدطولی رکھتے تھے ان کو تمام علوم میں دسترس حاصل تھی لیکن آثار و روایات میں خصوصی مہارت حاصل تھی ۔ کتابیں جمع کرنے کے بہت شوقین واقع ہوئے تھے ۔ اور اپنے زمانے میں انھوں نے ایسی کتابیں اکٹھی کیں جو کہ اس وقت کسی اور کے پاس نہیں تھیں ۔ ابو علی الغسانی کہتے ھیں : ان کے پاس چھ کاتب تھے جو کہ ھر وقت ان کے لئے کتابیں نقل کرتے رہتے تھے ۔ اور جہاں پر بھی ان کو معلوم ہوتا کہ کہیں نئی کتاب آئی ہے فوراً اسے خریدنے کی کوشش کرتے اور منہ مانگے دام دینے کی کوشش کرتے ۔ اور اگر خرید نہ سکتے تو اس کو لے کر نقل کرواتے ۔

تصنیفات : اسباب النزول ، کتاب فضائل الصحابہ ، کتاب معرفة التابعین ، الناسخ والمنسوخ ، کتاب الاخوة ، کتاب دلائل الرسالة ، کرامات الصالحین و لمعجزاتهم ، مسند حدیث محمد بن فطیس ، مسند قاسم بن اصبغ والکلام علی الاجازة والمناولة ۔ سن ۴۰۲ ھ میں وفات پائی (۴۳) ۔

۳ ۔ ابن الفرضی : عبدالله بن محمد بن یوسف الازدی القرطبی ۔ کنیت : ابو الولید ۔

اندلس کے مشہور مورخ ادیب ، شاعر ، فقیه ، عالم اور محدث قرطبہ میں تحصیل علم کے بعد مشرق کا سفر کیا ، مکہ مکرمہ مصر اور قیروان کے علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے ۔ اندلس آ کر قرطبہ میں درس و تدریس کا سلسلہ شروع کیا ، حافظ ابن عبدالبر نے ابن الفرضی سے روایت کی ہے اور ان کے بارے میں فرماتے ھیں : تمام علوم وفنون میں عالم اور فقیه تھے ، حدیث اور رجال میں خصوصی

مہارت تھی اور بہترین کتابوں کے مصنف تھے ۔ میرے دوست اور هم سبق تھے اور اکثر شیوخ سے هم دونوں نے روایت کی ہے اور بعض شیوخ کو انھوں نے پایا اور میں نه پا سکا ۔

آپ کی تصنیفات میں سب سے اهم اور مشہور کتاب تاریخ العلماء اور رواۃ العلم بالاندلس ہے جس میں انھوں نے اپنی وفات تک کے علماء ، فقہاء اور محدثین کے حالات زندگی جمع کر دیئے ھیں ۔

اس کے علاوہ آپ کی تالیفات میں المؤتلف والمختلف ، الرسالة فی الفقه ، المنبه لذوی الفطن من غوائل الفتن ، کتاب فی مشتبه النسبة شامل ھیں ۔

سن ۴۰۳ ھ میں بربر کے ھاتھوں مارے گئے ، تین دن تک لاش بے گور و کفن گھر میں پڑی رھی ۔ انھوں نے جو شہادت کی تمنا کی تھی وہ اللہ تعالی نے پوری کر دی (۷۵) ۔

۴ ۔ ابن الحذاء : محمد بن یحیی بن احمد بن محمد بن یعقوب بن داؤد التمیمی ۔

ابو علی الغسانی کہتے ھیں : ابو عبداللہ ابن الحذاء اندلس کے ان منفرد علماء میں تھے جو کہ ھر علم میں مہارت رکھتے تھے ، فقه کے حافظ ، احکام کے ماھر ، احادیث و آثار ، علل ورجال میں یدطولیٰ رکھتے تھے ۔ آپ کی تصنیفات میں سے یہ کتابیں ملتی ھیں : کتاب التعریف بمن ذکر فی المؤطا من النساء والرجال ، کتاب الأبناء علی اسماء اللہ ، کتاب البشری فی تاویل الرویا ، کتاب الخطیب وسیر الخطباء ۔ سن ۴۱۵ ھ میں انتقال ھوا (۷٦) ۔

۵ ۔ احمد بن محمد بن عبداللہ بن ابی عیسی المعافری الطلمنکی ۔ کنیت : ابو عمر ۔

قرطبه کے مشہور عالم، قاری اور محدث ، قرطبه کے علماء سے تحصیل علم کے بعد مشرق کا سفر کیا اور مکه مکرمه ، مدینه منورہ

اور مصر میں دمیاط ، قیروان کے علماء سے اکتساب علم کیا ۔ اور اندلس آ کر اپنے علم و فضل سے فیض یاب کیا ۔ قرآن کے علوم مثلاً ، قرأت ، اعراب ، احکام ، ناسخ ومنسوخ اور معانی میں خصوصی مہارت حاصل تھی ، اور اس کے ساتھ ساتھ حدیث کے علوم جس میں روایت حدیث ، ضبط روایت،اسماء رجال اور سنن کے معانی میں گہرا ادراک رکھتے تھے ۔ مذاهب اهل سنت پر مختلف کتابوں میں ان کا علم وفضل ظاهر هوتا ہے۔ اهل بدعت کے سخت مخالف اور دشمن تھے ۔

قرطبه میں اپنی رهائش کے دوران حدیث کا درس دیا اور مسجد میں امامت کرتے تھے ۔ آخر عمر میں اپنے آبائی شہر طلمنکه میں مقیم هوگئے اور وهیں سن ۴۲۹ هـ میں وفات پائی (۷) ۔

٦ ۔ ابو عمرو الدانی : عثمان بن سعید بن عثمان بن سعید بن عمر الاموی مولاهم القرطبی ۔

قرطبه کے مشہور مصنف ، قاری ، محدث ، ابتدائی تعلیم قرطبه میں حاصل کی اس کے علاوہ اندلس کے مختلف شہروں مثلاً استجه ، بجانه اور سرقسطه میں بھی شیوخ کے پاس علم حاصل کیا ۔ اس کے بعد مشرق کا سفر کیا اور وهاں پر مکه ، مصر اور قیروان کے علماء سے اکتساب علم کیا ، اندلس واپس آ کر دانیه میں مقیم هوئے ۔ علوم قرآن میں خصوصی مہارت رکھتے تھے ۔ قرآن کی روایت ، تفاسیر ، معانی ، طرق اور اعراب پر گہری نظر تھی اور اس کے علاوہ حدیث کا علم بھی رکھتے تھے ۔ احادیث کی مختلف روایات،طرق، اسماء رجال کے بارے میں مہارت حاصل تھی ۔ ابن بشکوال کے قول کے مطابق ابو عمرو الدانی کتابت کے ماهر تھے ، ذهانت ، علم ، سمجھ بوجھ اور حفظ کا مجموعه تھے ۔ ان کے بارے میں بعض شیوخ کا کہنا ہے که ان

کے زمانے میں ان جیسا کوئی نہیں تھا اور نہ ھی ان کے بعد ان جیسا عالم وجود میں آیا ـ اور خود کہتے تھے کہ جو میں علم پاتا ھوں لکھ لیتا ھوں اور جو لکھتا ھوں اس کو حفظ کر لیتا ھوں ـ اور جو حفظ کر لوں اس کو بھولتا نہیں ـ سن ۴۲۴ ھ میں دانیہ میں وفات پائی (۸۷)ـ

۷ـ ابن عبدالبر : یوسف بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی ـ کنیت : ابو عمر ـ

اندلس کے مشہور محدث، عالم اور مورخ ، ابتدائی تعلیم اندلس کے جید علماء سے حاصل کی ، ابو عمر احمد بن عبدالملک الاشبیلی اور ابو الولید ابن الفرضی کے ساتھ اپنا اکثر وقت گذارا ، حدیث کی تعلیم حاصل کی ، مصر اور مکہ کے علماء نے حدیث کی روایت کی اجازت عطا کی ، حدیث کے ساتھ ساتھ فقہ مالکی اور موطا امام مالک کی بیش بہا خدمت کی اور تصنیف وتالیف کے ذریعے مؤطا کے محاسن ظاھر کئے ـ ابوالولید الباجی کہتے ھیں : اندلس میں ان جیسا کوئی محدث نہیں تھا ـ ابن حزم کہتے ھیں : ھمارے دوست ابو عمر کی کتاب التمہید فقہ الحدیث میں لاجواب کتاب ہے ـ اور اس جیسی کوئی کتاب میں نے نہیں دیکھی ـ

تصنیفات : التمہید لما فی المؤطا من المعانی والاسانید ، الاستذکار لمذاھب علماء الامصار ، الکافی علی مذھب مالک الاستیعاب فی الصحابة ، جامع بیان العلم وفضله ، کتاب الاکتفاء فی قرأة نافع وابی عمرو ، کتاب بھجة المجالس،کتاب التفصی لحدیث المؤطا ، کتاب الانباہ عن قبائل الرواة ، کتاب الانتقاء لمذاھب الثلاثة العلماء مالک وابی حنیفه والشافعی، والبیان فی تلاوة القرآن، الاجوبة الموعبة ، کتاب الکنیٰ ، کتاب المغازی،کتاب القصد والأمم فی انساب العرب والعجم ، وکتاب الشواھد فی اثبات خبر الواحد و کتاب

الانصاف فی اسماء الله تعالی ، وکتاب الفرائض وکتاب أشعار ابی العتاهیة وغیره ـ

پچانوے سال کی عمر میں سن ۳٦۳ھ میں شاطبه میں انتقال هوا (۷۹) ـ

۸ ـ سلیمان بن خلف بن سعید بن ایوب التحیبی الباجی ـ کنیت : ابوالولید ـ

اصل تعلق بطلیوس سے تھا ، ان کے دادا باجه منتقل هو گئے اور اسی کی طرف منسوب هوئے ـ ابتدائی علوم اندلسی علماء سے حاصل کئے پھر حج کیلئے گئے اور وهاں کے علماء سے حدیث اور فقه کی تعلیم حاصل کی ـ تیره سال مشرق میں گزارے ـ بغداد ، دمشق اور موصل کے علماء سے تکمیل علم کی ، واپس اندلس آکر درس و تدریس کا سلسله شروع کیا ـ

تصنیفات : کتاب المنتقی فی الفقه، کتاب المعانی فی شرح المؤطا ، کتاب الاستیفاء ، کتاب الایماء فی الفقه ، کتاب السراج فی الخلاف (نامکمل) ، مختصر المختصر فی مسائل المدونة ، کتاب اختلاف المؤطآت ، کتاب فی الجرح والتعدیل ، کتاب التسدید الی معرفة التوحید ، کتاب الاشارة فی اصول الفقه ، کتاب احکام الفصول فی احکام الاصول ، کتاب الحدود ، کتاب شرح المنهاج ، کتاب سنن الصالحین وسنن العابدین،کتاب سبیل المهتدین ، کتاب فرق الفقهاء کتاب التفسیر (نامکمل) کتاب سنن المنهاج وترتیب الحجاج ـ سن ۴۷۴ هـ میں وفات پائی (۸۰) ـ

۹ ـ الحمیدی : محمد بن ابی نصر فتوح بن عبدالله الازدی الحمیدی ـ کنیت : ابو عبدالله ـ

اندلس کے صاحب تصانیف مؤرخ ، محدث ، ادیب اور شاعر ، اندلس میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد مصر ، شام ، عراق اور مکه میں

تکمیل کی ، بغداد میں کافی عرصہ گذارا ، ابن حزم کے خصوصی شاگردوں میں سے تھے ، ابن عبدالبر اور ابن حزم سے حدیث کا علم حاصل کیا ، بغداد میں خطیب بغدادی، ابن ماکولا، ابن الدراق جیسے جید علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کیا ـ شعر و ادب سے بھی لگاؤ رکھتے تھے ـ مواعظ وامثال کو شعری انداز میں بیان کرتے تھے ـ

تصانیف : الجمع بین الصحیحین ، تاریخ الاندلس ، جمل تاریخ الاسلام ، الذھب المسبوک فی وعظ الملوک ، کتاب الترسل ، کتاب مخاطبات الاصدقاء ، کتاب حفظ الجار، کتاب ذم النمیمة ـ

بغداد میں سن ۴۸۸ ھ میں وفات پائی (۸۱) ـ

۱۰ ـ حسین بن محمد بن احمد الغسانی ـ کنیت : ابو علی ـ

اندلس کے مشہور محدث اور عالم ، حدیث کی روایات ، طرق، کتب ، اور ضبط حدیث میں خصوصی مہارت تھی ـ اور اس کے ساتھ ساتھ عربی زبان، ادب وشعر ، اور انساب کا بھی علم رکھتے تھے ـ اور ان تمام علوم کا ایسا مجموعہ اس عہد میں نہیں ملتا ، قرطبہ کی جامع مسجد میں درس دیا کرتے تھے اور اس وقت کے تمام محدثین ، فقہاء اور امراء آپ کے درس میں بیٹھا کرتے تھے ـ ابوالحسن بن مغیث کا کہنا ہے : حدیث میں کامل ترین شخص تھے ، طرق حدیث اور رجال کے بارے میں ان کا علم کامل تھا ـ رجال صحیحین کے بارے میں ان کی تصنیف تقیید المھمل وتمییز المشکل اپنے فن کی نادر کتاب ہے ـ

سن ۴۹۸ ھ میں وفات پائی (۸۲) ـ

۵ ـ چھٹی صدی ھجری :

۱ ـ عبداللہ بن احمد سلیمان بن سعید بن یربوع الاشبیلی ـ کنیت : ابو محمد ـ

قرطبه کے محدث اور مصنف ، اصل تعلق شنترین سے تھا پھر اشبیلیة منتقل ھو گئے ۔ بقیه زندگی قرطبه میں گذاری ۔ ابتدائی تعلیم اپنے شہر کے علماء سے حاصل کی اور پھر قرطبه آ کر وھاں کے مشہور علماء مثلاً ابو علی الغسانی ، ابو القاسم ، حاتم بن محمد سے حدیث کی تکمیل کی ۔ خصوصاً ابو علی الغسانی کی صحبت میں کافی عرصه رھے ۔

ابن بشکوال کہتے ھیں : حدیث اور علل کے حافظ ، اسماء رجال اور رواۃ کے ماھر ، جرح، وتعدیل کے عالم ، اپنی کتابوں کے ضابط اور اپنی روایت میں ثقه تھے ۔

تصانیف : الاقلید فی بیان الاسانید ، کتاب تاج الحلیة وسراج البغیة فی معرفة اسانید المؤطا ، وکتاب لسان البیان عما فی کتاب ابی نصر الکلاباذی من الاغفال والنقصان ، کتاب المنهاج فی رجال صحیح مسلم بن الحجاج ۔

سن ۵۲۲ ھ میں وفات پائی (۸۲) ۔

۲ ۔ الرشاطی : ابو محمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ اللخمی ۔

حافظ حدیث ، علم انساب کے ماھر ، حدیث ، رجال ، رواۃ اور تاریخ سے خصوصی شغف تھا ، فقه کے بھی ماھر تھے ۔

تصانیف : اقتباس الانوار والتماس الازھار فی أنساب رواۃ الاثار، کتاب الاعلام لما فی المختلف والمؤتلف للدارقطنی من أوھام ۔

۵۴۱ھ میں وفات پائی (۸۳) ۔

۳ ۔ ابن العربی : ابو بکر محمد بن عبداللہ بن محمد بن عبداللہ بن احمد بن العربی المعافری الاشبیلی ۔

مختلف علوم وفنون کے ماھر، اندلس کے آخری عھد کے امام حافظ، اپنے والد کے ھمراہ مشرق کا سفر کیا ، سب سے پہلے شام کے

علماء سے علم حاصل کیا، وهاں سے بغداد اور پھر حجاز کے علماء سے اجازت حاصل کی ، دوبارہ پھر بغداد واپس آئے ۔ ابوبکر الشاشی اور ابو حامد الغزالی جیسی شخصیات سے استفادہ کیا ۔ وهاں سے مصر کا قصد کیا ، اسکندریہ اور دوسرے شہروں کے محدثین سے حدیث سنی اور۴۹۳ھ میں واپس اندلس آئے اور اپنے وطن اشبیلیہ میں قیام کیا ۔ مختلف علوم و فنون میں مہارت کی وجہ سے ہر فن میں تصنیف و تالیف موجود هیں ۔ آپ کی تصانیف حدیث ، فقہ ، اصول فقہ ، علوم قرآن، ادب، نحو اور تاریخ پر مشتمل هیں ۔ آپ کو اشبیلیہ میں قاضی مقرر کیا گیا ۔ اپنی اصول پسندی ، سختی اور انصاف کی وجہ سے شہرت حاصل کی اور کچھ عرصہ کے بعد درس و تدریس کی طرف متوجہ ہو گئے ۵۴۳ ھ میں وفات پائی (۸۵) ۔

۴ ۔ القاضی ابوالفضل عیاض بن موسی بن عیاض بن عمرو بن موسی الیحصبی السبتی ۔

اندلس کے مشہور عالم ، محدث ، فقیہ اور ادیب، اصلاً تعلق اندلس سے هی تھا لیکن ان کے دادا شمالی افریقہ (مغرب) میں آ کر مقیم ہو گئے تھے ۔ شروع میں فاس میں مقیم رهے اور پھر سبتہ میں رهائش پذیر هوئے اور یہیں قاضی عیاض کی ولادت هوئی ، تعلیم حاصل کرنے کے بعد جوانی میں واپس اندلس چلے گئے ۔ غرناطہ میں قاضی مقرر هوئے اور پھر قرطبہ میں مقیم رهے ۔ اس کے بعد آخر عمر میں مراکش آ گئے اور وهیں انتقال هوا ۔

تصانیف : الشفا فی شرف المصطفی ، ترتیب المدارک وتقریب المسالک فی ذکر فقہاء مذہب مالک ، کتاب العقیدة ، کتاب شرح حدیث ام زرع ، کتاب جامع التاریخ مشارق الانوار فی اقتفاء صحیح الآثار من المؤطا والصحیحین ، الاکمال فی شرح مسلم (اس میں مازری کی کتاب المعلم مکمل کی گئی ہے) ۔

سن ۵۴۴ ھ میں مراکش میں انتقال ہوا (۸٦) ۔

۵ ۔ ابن الدباغ : ابو الولید یوسف بن عبدالعزیز بن یوسف اللیثی الأندی ۔

اندلس کے محدث اور عالم ، ابن بشکوال کہتے ہیں : ہمارے بہترین ساتھیوں میں سے تھے ۔ حدیث ، اسماء رجال ، طبقات محدثین، ضعفاء اور جرح و تعدیل میں بہت راسخ علم رکھتے تھے ۔ اپنے شیوخ سے بہت سا علم اخذ کیا اور ذہبی کے قول کے مطابق اندلس کے آخری محدث تھے ۔ آپ کی تصانیف میں ایک مختصر تالیف تسمیة الحفاظ مذکور ہے ۔ سن ۵۴٦ ھ میں انتقال ہوا (۸۷) ۔

٦ ۔ ابن قرقول : ابو اسحاق ابراهیم بن یوسف بن ابراهیم بن عبداللہ الخمری الوهرانی ۔

علم کی تلاش میں کثیر السفر ، فقیه ، ادیب اور نحوی ، حدیث اور رجال کے عالم ، بہترین کاتب، آپ کی بہترین کتاب مطالع الانوار علی صحاح الاثار ہے ۔ ابن قرقول نے ٦۴ سال کی عمر میں سن ۵٦۹ھ میں وفات پائی (۸۸) ۔

۷ ۔ ابو عمر بن عیاذ : یوسف بن عبداللہ بن سعید بن ابی زید ۔

حافظ حدیث، محدث، فقیه اور مقری ، حدیث کے ماہر ، تمام عمر اپنے شیوخ کی احادیث ، سوانح اور دیگر معلومات جمع کرنے میں گذار دی ۔ اس لئے آپ کے پاس بے شمار حدیث کے اجزاء اور مجموعے موجود تھے ۔ آپ کی تصانیف میں کتاب الکنایة فی مراتب الروایة ، کتاب المرتضی فی شرح المنتقی لابن الجارود ، وشرح الشهاب ، الاربعین فی الحشر، الاربعین فی العبادات ، ابن بشکوال کی صله کی ذیل لکھنا شروع کی تھی ، مکمل نہ کر سکے ۔ سن ۵۸۰ ھ میں عید کے دن شہادت پائی (۸۹) ۔

۸ ـ ابن بشکوال : ابو القاسم خلف بن عبدالملک بن مسعود بن موسی بن بشکوال الانصاری ـ

اندلس کے مشہور مورخ اور محدث ، قرطبه اور اشبیلیه کے علماء سے ابتدائی تعلیم حاصل کی ، اهل مشرق میں ابو طاهر السلفی سے بذریعه خط اجازت حاصل کی ـ

ابن آبار کہتے هیں : ابن بشکوال کثیر الروایه محدث تھے ، احادیث کو بہت دقت نظر سے یاد کرتے اور لکھتے تھے اور تمام وجوه پر ان کی نظر هوتی تھی ـ تاریخ پر گہری نظر تھی ـ اندلس کے قدیم اور جدید حالات سے بخوبی واقف تھے ـ خصوصاً قرطبه کے حالات کا گہرا علم تھا ـ اپنے مختلف شیوخ سے چار سو سے زائد کتابوں کا علم حاصل کیا ـ

تصانیف : ابن الفرضی کی تاریخ کا تتمه کتاب الصلة، الغوامض والمبهمات، الفوائد المنتخبة والحکایات المستغربة المحاسن والفضائل فی معرفة العلماء الافاضل ، طرق حدیث المغفر ، کتاب القربة الی الله بالصلاة علی نبیه صلی الله علیه وسلم ، ذکر من روی المؤطا عن مالک، اخبار الاعمش ، ترجمة النسائی ، اخبار المحاسبی، اخبار اسماعیل القاضی ، اخبار ابن وهب ، اخبار ابی الطرف القنازعی ، قضاة قرطبه ، المسلسلات ، حدیث من کذب علی بطرقه ، اخبار ابن المبارک اور اخبار ابن عیینه ـ ۸۴ سال کی عمر میں سن ۵۷۸ هـ میں وفات پائی (۹۰) ـ

۹ ـ عبدالحق بن عبدالرحمن بن عبدالله بن حسین الأشبیلی ـ

اندلس کے مشہور عالم ، فقیه ، محدث اور زاهد تھے ـ حدیث میں خصوصی مهارت تھی ، عامل بالسنة اور دنیا سے بے رغبت تھے ـ ادب اور شعر سے بھی شغف تھا ـ

تصانیف : الاحکام الکبری والصغری ، الجمع بین الصحیحین ، مصنف کبیر فی الجمع بین الکتب السنة ، کتاب المعتل من الحدیث ، کتاب الرقائق ۔

حکومت وقت کی طرف سے ایک آزمائش میں مبتلا ہوئے اور اس کے بعد ۵۸۱ھ میں وفات پائی ۔

۱۰ ۔ السهیلی : ابو زید عبدالرحمن بن عبداللہ بن احمد السهیلی ۔

اندلس کے مشہور عالم، مفسر ، محدث، نحوی اور تاریخ کے ماہر، سترہ سال کی عمر میں بینائی جاتی رہی ۔ اس کے باوجود درس وتدریس کا سلسلہ جاری رکھا، سیرت نبوی میں آپ کی مشہور کتاب الروض الأنف ہے ، جس میں انہوں نے ایک سو بیس کتابوں کا نچوڑ پیش کیا ہے ۔ دیگر کتابوں میں سے الاعلام بما أبھم فی القرآن من الاسماء والاعلام اور کتاب الفرائض ہیں ۔ مراکش میں سن ۵۸۱ھ میں وفات پائی (۹۲) ۔

۱۱ ۔ ابن حبیش : ابو القاسم عبدالرحمن بن محمد بن عبیداللہ بن یوسف الانصاری ۔

حدیث کے مشہور عالم، قرأت کے ماہر، لغت اور ادب سے خصوصی شغف تھا ۔ علم الرجال میں خصوصی مہارت رکھتے تھے ۔ ابو عبداللہ بن عباد کا کہنا ہے : قرأءات کے عالم ، حدیث کے امام ، علل اور رجال سے پوری طرح واقف ، اندلس میں ان جیسا عالم نہ تھا ، تمام اہل عصر اس بات کی شہادت دیتے ہیں : لغت اور ادب میں خصوصی مقام کے حامل تھے اور اس کے ساتھ ساتھ دوسرے علوم و فنون میں درک رکھتے تھے ، طلباء دوسرے شہروں سے علم حاصل کرنے کے لئے ان کے پاس آتے تھے ۔ ان کی ایک تصنیف کتاب المغازی ہے ۔ سن ۵۸۴ ھ میں وفات پائی (۹۳) ۔

۷۔ ساتویں صدی هجری :

۱ ۔ ابن القرطبی المالقی : ابو محمد عبدالله بن الحسن بن یحیی الانصاری ۔

اندلس کے شهر مآلقه (Malaca) کے محدث ، خطیب ، ادیب، کاتب اور شاعر تهے ۔ قراءات کے فن سے بهی خوب واقف تهے ، ابن الابار کهتے هیں : صناعت حدیث سے پوری واقفیت رکهتے تهے اور اس میں کامل اتقان اور حفظ حاصل تها ۔ خصوصاً علم رجال میں خوب مہارت تهی ، اور اس کے ساتهـ ساتهـ قراءات اور عربی زبان میں بهی ان کا حصه تها ، حدیث میں مہارت اپنے والد سے حاصل کی اور اپنے زمانے میں چند افراد کے علاوه کوئی بهی ان کا حفظ حدیث اور جرح وتعدیل میں هم پله نهیں تها ۔ ابو محمد بن حوط الله کهتے هیں: اندلس کے محدثین تین هیں ، ابو محمد القرطبی ، ابوالربیع بن سالم اور پهر خاموش هو گئے جیسے که اپنی طرف اشاره کر رهے هوں ، آپ کی تصانیف میں ایک کتاب تلخیص أسانید المؤطا ملتی ہے۔ ٦١١ هـ میں مالقه میں وفات پائی (۹۳) ۔

۲ ۔ ابن حوط الله البلنسی : ابو محمد عبدالله بن سلیمان بن داؤد بن عبدالرحمن بن حوط الله الانصاری ۔

بچپن سے هی طلب علم میں مشغول هو گئے ، احادیث عالی اور نازل کی روایت کی حدیث کے امام تهے ، نهایت اتقان اور حفظ کے ساتهـ احادیث یاد تهیں ۔ اور خصوصاً اسماء رجال میں اونچا مقام حاصل تها ، اکثر عمر سفر میں گذاری ۔ وه اور ان کے بهائی داؤد بن سلیمان دونوں حدیث کے مشهور استاد هیں اور اپنے زمانے میں دونوں کثیر الروایة شیوخ تهے ۔ کثرت اسناد کی وجه سے تصنیف وتالیف کی طرف توجه نه دے سکے ۔ ان کی ایک کتاب کا ذکر ملتا ہے ۔ جس میں

انھوں نے امام بخاری و مسلم و ابوداؤد و ترمذی اور نسائی کے اساتذہ جمع کئے اور ابی نصر الکلاباذی کا منہج اختیار کیا تھا ، لیکن کتاب مکمل نہ کر سکے ، غرناطہ میں سن ٦١٢ ھـ میں انتقال ھوا ۔ (۹۵)

۳ ۔ الملاحی : ابوالقاسم محمد بن عبدالواحد بن ابراھیم بن مفرج الغافقی الغرناطی ۔

اپنے والد اور اس وقت کے علماء سے علم حاصل کیا ، اور ھر چھوٹے بڑے عالم سے روایت حاصل کی اور نہایت کثرت سے روایات جمع کیں، اسمائے رجال کے حافظ اور ان کے احوال سے پوری طرح واقف تھے ۔

تصانیف : تاریخ علمائے البیرة ، کتاب أنساب الأمم والعرب (کتاب الشجرة) اربعون حدیثا ، لمحات الانوار ونفحات الازھار ، حافظ ابن عبدالبر کی صحابہ کے بارے میں کتاب پر استدراک تحریر کیا ، مجالس فی فضل ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ ۔ سن ٦١٩ ھـ میں وفات پائی (٩٦) ۔

۴ ۔ الکلاعی : ابو الربیع سلیمان بن موسی بن سالم الحمیری البلنسی ۔

بلنسیہ (Valencia) کے محدث ، حافظ، عالم ، ابتدائی تعلیم بلنسیہ میں حاصل کی ۔ اندلس کے مشہور شہروں میں گھوم پھر کر اس وقت کے علماء سے تحصیل علم کی ۔ روایت اور کتابت کا خصوصی خیال رکھتے تھے ، صناعت حدیث ، حفظ حدیث ، جرح و تعدیل ، اور اسماء رجال میں خصوصی مہارت حاصل تھی ، بہترین کتابت کے ماھر تھے اور اس کے ساتھ عربی ادب اور بلاغت میں بھی اتقان رکھتے تھے ، اور اپنے زمانے میں بادشاھوں کی طرف سے خطاب کرنے اور ان کی ترجمانی کے فرائض بھی انجام دیتے رھے ۔

تصانیف : الاکتفاء فی مغازی المصطفی والثلاثة الخلفاء ، معرفة الصحابة والتابعین (غیر مکمل) کتاب مصباح الظلم ، کتاب اخبار البخاری اور کتاب الاربعین ـ

سن ٦٣٤ ھ میں بلنسیه میں دشمنوں کے خلاف جہاد کرتے ہوئے شہادت پائی (٩٧) ـ

٥ ـ ابن خلفون : ابوبکر محمد بن اسماعیل بن محمد بن خلفون الازدی ـ

اندلس کے شہر اونبه (Anuba) سے تعلق رکھتے تھے ، اشبیلیه میں مقیم رہے ، صناعت حدیث سے واقف،اسماء رجال میں ماہر، بعض علاقوں میں قاضی مقرر کیا گیا اور نیک نامی کمائی ـ

تصانیف : المنتقی فی رجال الحدیث ، المفہم فی شیوخ البخاری و مسلم، کتاب فی علوم الحدیث وصفات نقلته ـ

اپنے آبائی شہر اونبه میں سن ٦٣٦ ھ میں وفات پائی (٩٨) ـ

٦ ـ ابن الرومیة : ابو العباس احمد بن محمد مفرج بن عبدالله الاشبیلی ـ

اشبیلیه سے تعلق تھا ، جڑی بوٹیوں کی پہچان رکھتے تھے اور اس کے ماہر تھے اسی لئے النباتی العشاب مشہور ہوئے ـ اس کے ساتھ ساتھ حدیث اور رجال سے بھی واقفیت تھی ، ابن عدی کی الکامل پر ذیل تحریر کی الحافل علی الکامل کے نام سے ، اپنے مشائخ کے بارے میں کتاب التذکره اور المعلم بمازاد البخاری علی المسلم لکھی ـ دارقطنی کی غریب حدیث مالک کا اختصار کیا ، شروع میں مالکی تھے پھر ظاہری مسلک اختیار کر لیا ـ

سن ٦٣٧ ھ میں وفات پائی (٩٩) ـ

٧ ـ ابن الطیلسان : ابو القاسم القاسم بن احمد بن محمد بن سلیمان الانصاری القرطبی ـ

ابتدائی تعلیم اپنے نانا ابو القاسم ابن الشراط اور دوسرے قرطبی علماء سے حاصل کی ، ان کے شیوخ کی تعداد دو سو تک پہنچتی ہے ، درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا اور لوگ دور دوز سے حصول علم کے لئے آتے تھے ۔ حدیث میں خصوصی مہارت حاصل تھی ۔

تصانیف : کتاب : ماورد من الامر فی شربة الخمر ، کتاب بیان المنن علی قارئ الکتاب والسنن ، کتاب الجواهر المفصلات فی الاحادیث المسلسلات ، کتاب غرائب اخبار السندین ومناقب آثار المهتدین، کتاب اخبار صلحاء الاندلس ۔

قرطبہ پر عیسائیوں کے قبضہ کے بعد مالقہ آ گئے اور وہاں کی خطابت سنبھالی اور وہیں ٦٣٢ ھ میں وفات پائی (۱۰۰) ۔

۸ ۔ اللاردی : ابو عبداللہ محمد بن عتیق بن علی التجیبی الغرناطی ۔

ابتدائی تعلیم اور حدیث کی روایت اپنے والد ابوبکر بن عتیق اور عبداللہ بن حمید سے حاصل کی ، حدیث کے علم کے ساتھ ادب سے بھی شغف تھا ، قاضی مقرر کئے گئے ۔

تصانیف : انوار الصباح فی الجمع بین الستة الصحاح ، کتاب مطالع الانوار و نفحات الازهار فی شمائل النبی المختار ، المسالک النوریة الی المقامات الصوفیة ، کتاب النکتة الکافیة والنغبة الشافیة فی الاستدلال علی مسائل الخلاف بالحدیث ، کتاب الاعتماد فی خطبة الارشاد ، کتاب منهاج العمل فی صناعة الجدل ، وکتاب الدرر المکللة فی الفرق بین الحروف المشکلة ۔

سن ٦٣٦ ھ میں وفات پائی (۱۰۱) ۔

۹ ۔ ابن الابار : ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ بن ابی بکر بن عبدالرحمن القضاعی البلنسی ۔

اندلس کے شہر بلنسیہ (Valencia) سے تعلق رکھتے تھے ۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد سے حاصل کی جو کہ خود قرآن قراءات اور ادب عربی کے عالم تھے ، بچپن سے ہی بہت ذہین ، عقلمند اور بلیغ تھے ، بلنسیہ پر جب عیسائیوں کا قبضہ ہو گیا ، اندلس سے ہجرت کرکے افریقہ تشریف لے گئے اور تونس کو اپنا مستقر بنالیا ۔

حدیث ، لغت ، ادب اور تاریخ میں خوب مہارت رکھتے تھے ، اپنے وقت کے مشہور محدثین اور علماء سے اکتساب علم کیا ۔ بے شمار کتابوں کے مصنف ہیں ۔ خصوصاً ابن بشکوال کی کتاب الصلة کی ذیل تکملة الصلة ان کی شاہکار کتاب ہے جس میں انہوں نے ساتویں صدی تک کے اندلسی علماء کے تراجم جمع کر دیئے ہیں ۔ اور ان تراجم کا بھی ذکر کیا ہے جو کہ ابن الفرضی اور ابن بشکوال بھی اپنی کتابوں میں نہ کر سکے ۔

تصانیف : الحلة السیراء فی أشعار الامراء ، تحفة القادم فی شعراء الاندلس ، الغصون الیانعة فی شعراء المائة السابعة ، المعجم فی اصحاب ابی علی الصدفی ، المعجم فی اصحاب ابی بکر بن العربی ، معجم مشیختی ، ہدایة المعترف فی الموتلف والمختلف ، کتاب التاریخ ، اس کتاب کی وجہ سے والی افریقہ نے انہیں قتل کرا دیا اور کتابیں جلا ڈالیں ۔ اعتاب الکتاب ، افادة الوفادة ، قطع الریاض ، معدن اللجین فی مراثی الحسین ، ایماض البرق ، الماخذ الصالح فی حدیث معاویة بن صالح ، المورد السلسل فی حدیث الرحمة المسلسل ، الاربعون حدیثاً من اربعین شیخا ۔

سن ٦٥٨ ھ میں تونس میں قتل کرا دیئے گئے (۱۰۲) ۔

۱۰ ۔ ابن سید الناس : ابوبکر محمد بن احمد بن عبداللہ بن محمد بن یحیی بن سید الناس الیعمری الاشبیلی ۔

اشبیلیہ کے مشہور عالم، حافظ حدیث ، خطیب ، اپنے وقت کے محدثین اور علماء سے اکتساب علم کیا ۔ شام اور عراق کے علماء سے اجازت حدیث حاصل کی ، قاضی عزالدین الشریف کہتے ہیں : حدیث کے مشہور حفاظ میں سے تھے اور ان کے بعد مغرب میں حدیث کا عالم نہ رہا ۔ اشبیلیہ سے حصن القصر منتقل ہو گئے ۔ اور وہاں سے طنجہ اور وہاں خطابت اور تدریس کے فرائض انجام دیئے ۔ پھر کچھ عرصہ بجایہ میں خطیب رہے اور وہاں سے تونس منتقل ہو گئے ، ظاہری مسلک سے تعلق رکھتے تھے ۔

آپ کی ایک کتاب (بیع امہات الاولاد) ملتی ہے۔ تونس میں سن ٦٥٩ ھ میں وفات پائی (۱۰۲)۔

۸ ۔ آٹھویں صدی ہجری :

۱ ۔ ابن الزبیر : ابو جعفر احمد بن ابراہیم بن الزبیر بن محمد بن ابراہیم القفی الغرناطی ۔

اندلس کے آخری عہد میں شیخ القراء اور شیخ المحدثین، غرناطہ اور قرطبہ کے علماء سے اکتساب علم کیا ، حدیث، قراءات اور اسماء رجال میں خصوصی مہارت رکھتے تھے ، مختلف کتابوں کے مصنف ہیں ، مشہور کتاب صلۃ الصلۃ ہے جس میں ابن بشکوال کی الصلۃ کی تکمیل وتذییل کی ہے۔ تدریس کے ذریعے لوگوں کو قراءات عربی زبان اور حدیث کا علم پہنچایا ، اس وقت کے اکثر جید علماء آپ کے شاگرد ہیں ، غرناطہ میں سن ۷۰۸ھ میں وفات پائی (۱۰۳)۔

اندلس کے محدثین کے بارے میں اگر تفصیلی طور پر لکھا جائے تو کئی مجلدات لکھی جا سکتی ہیں ، اس لئے کہ خود اندلسیوں نے اپنی تاریخ اور تراجم اتنے تفصیل سے ذکر کر دیئے ہیں کہ شاید ہی کسی اور خطے کے لوگوں نے اتنا کام کیا ہو ۔

سن ٦٣٣ھ میں قرطبه کا سقوط هوا اور سن ٨٩٨ھ میں غرناطه پر عیسائیوں نے قبضه کر لیا اور اس طرح اندلس کی اسلامی تاریخ کا زریں باب ختم هو گیا ۔ وهاں کی سرزمین سے اگرچه مسلمانوں کا نام و نشان مٹ گیا اور آج وهاں الله اور اس کے رسوؐل صلی الله علیه وسلم کا نام لینے والا کوئی نهیں لیکن مسلمانوں نے اپنے آٹھ سو سال کے دور حکومت میں وهاں ایسے کارنامے انجام دیئے هیں جو تاریخ میں همیشه یادگار رهیں گے ، اندلس کی دو هزار برس کی تاریخ میں وهاں کئی قوموں نے حکومت کی ، قرطاجنه ، رومی ، قوطی یا گوتھ باشندوں نے حکومت کی اس کے بعد مسلمان آئے اور ان کے جانے کے بعد وهیں کے قدیم مسیحی باشندوں نے اپنی حکومت قائم کی جو اب تک ہے ۔ لیکن حقیقت یه ہے که ان میں سے کسی قوم کے کارنامے اسلامی دور کے کارناموں سے زیاده شاندار نهیں اور کسی زمانه میں اندلس کو وه خوشحالی حاصل نهیں هوئی جو اسلامی دور میں حاصل هوئی ۔ پوری تاریخ میں صرف اسلامی عهد هی ایسا ہے که جب اندلس کے لوگوں نے دنیا کی رهنمائی اور امامت کی اور صرف یهی دور ہے جس میں اندلس والوں نے یورپ میں علم وفن کی روشنی پهیلائی ، اندلس کی تاریخ کے اگر کسی دور کو هم عهد زریں کهه سکتے هیں تو وه صرف اسلامی دور ہے ۔

حواشی

۱ ۔ ابن الفرضی ۱/۲۰۳

۲ ۔ ابن القوطية/۲۵

۳ ۔ ابن الفرضی ۱/۳۸۷

۴ ۔ ابن الفرضی ۱/۲۹۰

۵ ـ ابن الفرضی ۱۵۲/۱
٦ ـ ابن الفرضی ۲۵۰/۱ ، ۳۵۴/۱
۷ ـ ابن الفرضی ۱۳۹/۱
۸ ـ ابن الفرضی ۱۹۷/۱ ـ ۲۱۰ ـ ۲۱۱ ـ ۲۵۴
۹ ـ برنی ۳٦
الحموی ۳۲۳/۳
۱۰ ـ برنی ۳۵ (مسلم اسپین)
الحموی ۱۹۵/۱
۱۱ ـ ابن الفرضی ٦۵/۱
۱۲ ـ ابن الفرضی ۱۳۸/۱
۱۳ ـ ابن الفرضی ۱۹۷/۱
۱۴ ـ ابن الفرضی ۲۲۸/۱
۱۵ ـ الذهبی ـ تذکرہ ۱۰۵۸/۳
ابن بشکوال ۱٦/۱
الحمیدی ۱۲۸
۱٦ ـ ابن الفرضی ۲۳/۲
۱۷ ـ برنی ـ مسلم اسپین ، ص ۳۵
الحموی معجم البلدان ۳۹/۳
۱۸ ـ ابن الفرضی ۱٦۱/۲
۱۹ ـ ابن الفرضی ۱٦۳/۲
۲۰ ـ ابن الفرضی ۸۳/۲
۲۱ ـ ابن الفرضی ۳۰۵/۱
۲۲ ـ ابن الفرضی ۲۷۷/۱
۲۳ ـ ابن الفرضی ۲۷۹/۱
۲۴ ـ ابن بشکوال ۱۳/۱
۲۵ ـ ابن بشکوال ۲۵/۱
۲٦ ـ ابن بشکوال ٦۳/۱
۲۷ ـ ابن بشکوال ۲۱۸/۱
۲۸ ـ الحموی ۲۴۳/۱
برنی ۳۲ (مسلم اسپین)
۲۹ ـ ابن الفرضی ۳۳/۲
۳۰ ـ ابن الفرضی ۳۸/۱
۳۱ ـ ابن الفرضی ۱۷/۱ ـ یہ اور باقی سات حضرات جو کہ سحنون بن سعید کے شاگردوں میں سے ھیں ، البیرہ میں ایک ھی وقت میں یکجا تھے ـ ان کے نام ھیں ـ ابراھیم بن شعیب ، احمد بن سلیمان بن ابی الربیع،سلیمان بن نصر ، ابراھیم بن خلاد ، عمر بن موسی الکنانی اور سعید بن النمر الغافقی ، ابن الفرضی ۱۷/۱ ـ

٣٢ ـ ابن الفرضى ١/١٨

٣٣ ـ ابن الفرضى ١/١٢٥

٣٤ ـ ابن الفرضى ١/١٩٢

٣٥ ـ ابن الفرضى ١/٣٣٧

٣٦ ـ ابن الفرضى ١/٣٦٣

٣٧ ـ ابن الفرضى ١/٢١٨

٣٨ ـ ابن الفرضى ٢/١٣١

٣٩ ـ ابن الفرضى ٢/١٢١

٤٠ ـ ابن الفرضى ١/٣١

٤١ ـ ابن الفرضى ١/٢٦٧

٤٢ ـ ابن الفرضى ١/٢٠٠

٤٣ ـ ابن الفرضى ٢/١٦١

٤٤ ـ ابن الفرضى ١/١١٩

٤٥ ـ ابن الفرضى ٢/١٣٣

٤٦ ـ ابن الفرضى ١/١٩٩

٤٧ ـ ابن الفرضى ١/٢٣٠

٤٨ ـ ابن الفرضى ١/٢٣٠

٤٩ ـ ابن الفرضى ١/٣١٥

٥٠ ـ ابن الفرضى ١/٣٣٦

٥١ ـ ابن الفرضى ١/٩٣

٥٢ ـ ابن الفرضى ١/٣٨٧

٥٣ ـ الحميدى ٢١٨

٥٤ ـ ابن الفرضى ١/١٨٢
الذهبى (النبلاء) ٩/٣١١

٥٥ ـ ابن الفرضى ٢/١٧٦
الذهبى (النبلاء) ١٠/٥١٩
الحميدى ـ ٣٨٢

٥٦ ـ الحميدى ـ ١٧٧

٥٧ ـ الحميدى ١٧٩

٥٨ ـ ابن الفرضى ١/١٠٧
الذهبى (النبلاء) ١٣ـ٢٨٥
الذهبى (تذكره) ٦٢٩
الحميدى ١٧٧

٥٩ ـ الذهبى (النبلاء) ١٣/٣٣٧

٦٠ ـ ابن الفرضى ١/٣٩٦
الذهبى (النبلاء) ١٣/٣٢٧

الذهبي (تذكره) ٦٣٨

٦١ - ابن الفرضي ٢/١٦

الذهبي (النبلاء) ٣٥٩/١٣

الذهبي (تذكره) ٦٣٩

الحميدي ٦٨

٦٢ - ابن الفرضي ٢/٧٧

الحميدي ٩٣

الذهبي (النبلاء) ٣٣٥/١٣

الذهبي (تذكره) ٦٣٦

٦٣ - ابن الفرضي ٢/٣٢

الذهبي (تذكره) ٣/٨٠٢

٦٣ - ابن الفرضي ١/٣٢

الذهبي تذكره) ٣/٨١٥

٦٥ ابن الفرضي ٢/٥٢

الحميدي ٧٦

الذهبي (النبلاء) ٢٣٦/١٥

الذهبي (تذكره) ٨٣٦

٦٦ - ابن الفرضي ١/٣٠٦

الحميدي ٣٣٠

الذهبي (النبلاء) ٣٧٢/١٥

الذهبي (تذكره) ٨٥٣

٦٧ - ابن الفرضي ١/١٥٥ - ١٥٦

الذهبي (النبلاء) ١٨/١٦

الذهبي (تذكره) ٣/٩١٩

٦٨ - ابن الفرضي ٢/٨٧

الحميدي ٧٦ الذهبي (النبلاء) ٢١٩/١٦

٦٩ - ابن الفرضي ٢/٩٣

الذهبي (النبلاء) ١٦ /٣٩٠

الذهبي (تذكره) ٣/١٠٠٧ - ص ١٠٠٩

٧٠ - ابن الفرضي ١/٢٩٠

الذهبي (النبلاء) ١٦ /٥٦٠

الذهبي (تذكره) ٣/١٠٢٣

٧١ - ابن الفرضي ١/١٦٣

الذهبي (النبلاء) ١١٣/١٧، ٢٣٦/١٧

الذهبي (تذكره) ٣/١٠٢٥

٧٢ ـ ابن الفرضى ١٩٧/٢
الحميدى ٣٨٦

٧٣ ـ ابن بشكوال ٣٨
الذهبى (النبلاء) ٢٠٦/١٧

٧٤ ـ ابن بشكوال ٢٩٨/١
الذهبى (النبلاء) ٢١٠/١٧
الذهبى (تذكره) ١٠٦١/٣

٧٥ ـ ابن الفرضى : المقدمه ٣/١
الحميدى ٢٥٣
ابن بشكوال ٢٣٦/١
الذهبى (النبلاء) ١٧٧/١٧
الذهبى (تذكره) ١٠٧٦/٣

٧٦ ـ ابن بشكوال ٣١٨/٢
الذهبى (النبلاء) ٣٣٣/١٧

٧٧ ـ ابن بشكوال ٣٨/١
الذهبى (النبلاء) ٥٦٦/١٧
الذهبى (تذكره) ١٠٩٨/٣

٧٨ ـ ابن بشكوال ٣٨٥/٢
الحميدى ٣٠٥
الذهبى (تذكره) ١١٢٠/٣
الذهبى (النبلاء) ٧٧/١٨

٧٩ ـ ابن بشكوال ٦٣٠/٢
الذهبى طالنبلاء) ١٥٣/١٨
الذهبى (تذكره) ١١٢٨/٣

٨٠ ـ ابن بشكوال ١٩٧/١
الذهبى (النبلاء) ٥٣٥/١٨
الذهبى (تذكره) ١١٧٨/٣

٨١ ـ ابن بشكوال ٥٣٠/٢
الذهبى (النبلاء) ١٥٣/١٨
الذهبى (تذكره) ١٢١٨
الحميدى (المقدمه)

٨٢ ـ ابن بشكوال ١٣١/١
الذهبى (النبلاء) ١٣٨/١٩
الذهبى (تذكره) ١٢٣٣/٣

٨٣ - ابن بشكوال ٢٨٢/١
النهبى (النبلاء) ٥٧٨/١٩
النهبى (تذكره) ١٢٧٧/٣
٨٤ - ابن بشكوال ٢٨٥/١
النهبى (النبلاء) ٢٥٨/٢
النهبى (تذكره) ١٣٠٧/٣
٨٥ - ابن بشكوال ٥٥٨/٢
النهبى (النبلاء) ١٩٧/٢٠
النهبى (تذكره) ١٢٩٣/٣
٨٦ - ابن بشكوال ٣٢٩/٢
النهبى (النبلاء) ٢١٢/٢٠
النهبى (تذكره) ١٣٠٣/٣
٨٧ - ابن بشكوال ٦٣٣/٢
النهبى (النبلاء) ٢٢٠/٢٠
النهبى (تذكره) ١٣١٠/٣
٨٨ - النهبى (النبلاء) ٥٢٠/٢٠
ابن الابار ١٥١/١
٨٩ - النهبى (النبلاء) ١٨٠/٢١
النهبى (تذكره) ١٣٦٦/٣
٩٠ - النهبى (النبلاء) ١٣٩/٢١
النهبى (تذكره) ١٣٣٩/٣
ابن الابار ٣٠٣/١
٩١ - النهبى (النبلاء) ١٩٨/٢١
النهبى (تذكره) ١٣٥/٣
٩٢ - النهبى (تذكره) ١٣٣٨/٣
٩٣ - النهبى (النبلاء) ١١٨١/٢١
النهبى (تذكره) ١٣٥٣/٣
٩٤ - النهبى (النبلاء) ٦٩/٢٢
النهبى (تذكره) ١٣٩٦/٣
ابن الابار ، ٨٧٩/٢
٩٥ - النهبى (النبلاء) ٣١/٢٣
النهبى (تذكره) ١٣٩٧/٣
ابن الابار ٢-٨٨٣

۹٦ ـ ابن الابار ۲/٦۰۹
النهبی (تذکره ۳/۱۳۰۳
۹۷ ـ الذهبی (النبلاء) ۲۳/۱۳۳
الذهبی (تذکره) ۳/۱۳۱۷
۹۸ ـ ابن الابار ۲/٦۳۳
الذهبی (النبلاء) ۲۳/۱۷
الذهبی (تذکره) ۳/۱۳۰۰
۹۹ ـ ابن الابار ۱/۱۲۱
الذهبی (النبلاء) ۲۳/۵۸
الذهبی (تذکره) ۳/۱۳۲۵
۱۰۰ ـ الذهبی (النبلاء) ۲۳/۱۱۳
الذهبی (تذکره) ۳/۱۳۲٦
۱۰۱ ـ ابن الابار ۲/٦٦۱
الذهبی (النبلاء) ۲۳/۲۵۷
الذهبی (تذکره) ۳/۱۳۳٦
۱۰۲ ـ ابن الابار : المقدمه
مقدمه
الذهبی (النبلاء) ۲۳/۳۳٦
۱۰۳ ـ الذهبی (تذکره) ۳/۱۳۵۰
۱۰۴ ـ الذهبی (تذکره) ۳/۱۳۸۴

مصـــادر

۱ ـ ابن الفرضی : ابو الولید عبدالله بن محمد بن یوسف الازدی ـ متوفی ۴۰۳هـ تاریخ العلماء والرواة للعلم بالاندلس ، مکتب نشر الثقافة الاسلامیة ـ القاهرة ـ ۱۹۵۴ء ـ

۲ ـ ابن القوطیة : محمد بن عمر بن عبدالعزیز بن ابراهیم ـ متوفی ۳٦٦ هـ ، تاریخ فتح الاندلس ـ المکتبة المطبعة المحمودیة ، میدان الحسین ـ القاهرة ـ

۳ ـ برنی : آئی ـ ایچ ، مسلم اسپین ـ سیاسی و ثقافتی تاریخ ـ کفایت اکیڈمی ـ کراچی ، ۱۹۸۸ء .

۴ ـ الحموی : ابو عبدالله یاقوت بن عبدالله ـ متوفی ٦۲۲ هـ ، معجم البلدان ـ دار الکتب العربی ـ بیروت ـ لبنان .

۵ ـ الذهبی : شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان ـ متوفی ۷۴۸ هـ ـ

١ ـ سیر اعلام النبلاء ـ طبعة بیروت ـ الطبعة الثانیة ـ ١٩٨٢ء .

٢ ـ تذکرة الحفاظ ـ دار احیاء التراث العربی ـ بیروت ـ لبنان ـ

٦ ـ ابن بشکوال : ابو القاسم خلف بن عبدالملک بن مسعود الانصاری ـ متوفی ۵۷۸ ھـ ـ کتاب الصلة ـ مکتب نشر الثقافة الاسلامیة ـ القاهرة ـ ١٩۵۵ء .

٧ ـ الحمیدی : ابو عبدالله محمد بن ابی نصر فتوح بن عبدالله الازدی ـ متوفی ۴۸۸ ھـ ـ جذوة المقتبس فی ذکر ولاة الاندلس ـ الدار المصریة للتالیف والترجمة ـ القاهرة ـ ١٩٦٦ء .

٨ ـ ابن الابار ابو عبدالله محمد بن عبدالله بن ابی بکر القضاعی البلنسی ـ المتوفی ٦۵٨ ھـ تکملة الصلة ـ مکتب نشر الثقافة الاسلامیة ـ القاهرة ـ ١٩۵٦ء ـ

٩ ـ محمد عنایت الله : اندلس کا تاریخی جغرافیه ـ مقبول اکیڈمی ـ لاهور ـ ١٩٨٨ء ـ

١٠ ـ ثروت صولت : ملت اسلامیه کی مختصر تاریخ ـ اسلامک پبلیکیشنز لمیٹڈ ـ لاهور ـ ١٩٨٢ء ـ

★★★